رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷۷

هو الحکیم العلیم

العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

هو الحکیم العلیم

طب جدید پنجابی کا پہلا پرچہ

ماہوار رسالہ

اطباء کو ان کے مشکلات سے نکالنے والا۔

تبصرۃ الاطباء

جلد ۱	مدیر حکیم احمد الدین معہ جدید طب	نمبر ۶

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہوگا۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ۔ لاہور

اور حکیم احمد الدین پلیٹر نے شائع کیا

قواعد رسالہ

(۱) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ طالب علموں سے دو روپیہ آٹھ آنہ اُمراء سے پانچ روپیہ جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔ البتہ باقساط ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً ایک روپیہ چار ماہ کے لئے اور ڈیڑھ روپیہ چھ ماہ کے لئے بھیجکر جاری کرا سکتے ہیں۔ اور میعاد ختم ہونے پر اسیقدر قیمت اور بھیج سکتے ہیں۔

(۲) قیمت رسالہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔ پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں۔ بلا اجازت کسی صاحب کے نام رسالہ وی۔ پی نہ ہوگا۔ کیونکہ محکمہ ڈاک کے نئے قانون کے مطابق وی۔ پی کا خرچ اب بجائے ایک آنہ کے تین آنہ ہو گیا ہے۔ تو بلا اجازت بھیجنے پر اگر وی پی واپس آجائے۔ تو کارخانہ کا سخت نقصان ہوگا۔

(۳) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل وعیال کے متعلق ایسے سوالات مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۴) عارضی طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہیئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپ کا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۵) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہیئے۔

(۶) نمونہ کا پرچہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکیگا۔

منیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حفظِ صحت

گزشتہ سے پیوستہ

از حکیم احمد الدین موجد طب جدید

علم حفظ صحت تین قسم پر ہے۔ اول وہ جو حکیم مطلق نے فطری طور پر انسان کو پڑھا دیا ہوا ہے۔ اور وہ علم وہ ہے جو کہ ہر ایک جاندار (حیوان) کو اسکے حسب حال اور اس کی ضروریات اور خصوصیات کے مناسب حال قدرت کی طرف سے اسے بخشا گیا ہے۔ جس کے حاصل کرنے کے واسطے کسی قسم کی درس و تدریس کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً بکری کا بچہ جب کتے وغیرہ کو دیکھتا ہے تو اسکو اپنا دشمن سمجھنے کا علم کس طرح سے اسے حاصل ہوتا ہے۔ محض قدرت الٰہی سے پھر ہر ایک بچہ کا پیدائش کے بعد اپنی خوراک کے حاصل کرنے کو اپنی والدہ کی چھاتیوں کی طرف رغبت کرنا یا تمام موذی چیزوں سے بالطبع خوف زدہ ہو کر بھاگنے اور بچنے کی کوشش کرنا ثابت کرتا ہے کہ اس کو فطرتاً علم بخشا گیا ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنے لئے مفید اشیاء کو مفید سمجھ کر انہیں حاصل کرنا چاہتا ہے اور مضر اشیاء کو مضر سمجھ کر ان سے اپنا بچاؤ کرنا چاہتا ہے۔ ہر ایک گھاس خور حیوان کو جس طرح ان تمام گھاسوں کا قدرتی علم ہے جو اسکے واسطے مفید اور اسکی طبعی غذائیں ہیں ویسے ہی اسکو ایسے گھاسوں اور سبزیوں کا بھی قدرتی طور پر علم حاصل ہے جو اسکے واسطے مضر اور نقصان دہ ہیں۔ غرضیکہ حفظ صحت کے بہت ہی ضروری ضروری مسائل خداوند کریم نے ہر ایک حیوان کو خود بخود سمجھا دئے ہوئے ہیں جن سے ہر ایک حیوان ایذا دینے والی چیزوں سے اس علم کی طفیل ہمیشہ بچتا رہتا ہے۔ اور مفید چیزوں سے ہمیشہ مستفید ہوتا رہتا ہے۔ اگر یہ علم خداوند کریم ہر ایک جاندار کو محض اپنے فضل سے مرحمت نہ فرما دیتا تو انکی صحت ہر ایک وقت معرض خطر میں رہتی اور کسی چیز کا ہلاکت سے بچنا محال ہو جاتا

یہ علم انسان کو بھی ضمناً بخشا ہوا ہے۔

دوسری قسم کا علم حفظ صحت وہ ہے جو کہ خاصکر انسان کے واسطے ہے اور حکیم مطلق نے اس کے لئے خود اختیاری تجویز فرمایا ہے۔ جسکو انسان اپنی عقل اور اپنے تجربات کی بنا پر دُنیا کی تمام چیزوں کے خواص میں غور و خوض کرنے کے بعد حاصل کرتا ہے۔

تیسری قسم کا علم حفظ صحت وہ ہے جسکا علم نہ تو خود بخود انسان کو حاصل ہے۔ اور نہ ہی تجربات اور مشاہدات سے حاصل ہو سکتا ہے۔ گویا کہ انسانی طاقت سے بالکل بعید ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خواص الاشیاء کو بدل سکنے کی طاقت اسے حاصل ہو۔ لیکن ایسا ہو سکنا محال ہے۔

پس ان ہر سہ قسم کے علوم میں سے پہلا علم تو خود بخود ہمیں حاصل ہے جس کے بیان کرنے کی یہاں ضرورت ہی نہیں ہے۔ اور تیسری قسم کا علم ہمیں حاصل ہونا ہی ناممکن ہے۔ اس واسطے اس طرف سے ہی خاموشی بہتر ہے۔ البتہ درمیانی قسم کا علم یعنی علم خواص الاشیاء ایک ایسا علم ہے کہ جس کے حصول کے واسطے ہمیں جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ انسانی مخلوق خواص الاشیاء کے معلوم کرنے کے درپے ہو رہی ہے۔ مگر تا حال جو کچھ علم حاصل ہو سکا ہے وہ محض اسقدر ہے جیسے دریا میں سے ایک قطرہ یا خشکی میں سے ایک ذرہ۔ تاہم جسقدر بھی آجتک دُنیا نے حاصل کیا ہے اس کی طفیل بہت قسم کے عجائبات مشاہدہ میں آچکے ہیں اور امراض کو دور کرنے اور گئی ہوئی صحت کو واپس لانے کے لئے بہت سے ذرائع مہیا ہو گئے ہیں۔ لیکن حفظ صحت کے علم کے حصول میں ہمیں بالکل کامیابی نہیں ہو سکی۔ کامیابی تو کیا حفظ صحت کا وہ ضداد علم بھی ہم سے ضائع ہو گیا ہے۔ جو دوسرے حیوانات کے ساتھ مشترک تھا۔ جسکے ذریعہ علم خواص الاشیاء کی طفیل اسی علم حفظ صحت میں ترقی ہوتی اُلٹا اس میں تنزل پیدا ہو گیا ہے گویا جسقدر علم خواص الاشیاء ترقی کرتا گیا ہے۔ اسیقدر ہمارا قدرتی علم حفظ کم ہوتا گیا ہے حتے کہ اب دیگر حیوانات کے مقابلہ میں انسان کی صحت بہت ہی کمزور ہے (باقی آرد)

گذشتہ پیوستہ افعال الاعضا

از جناب حکیم مولوی عبد الغنی صاحب ساکنہ جھبورا نوالی

پیاس کیا ہوتی ہے اور کیوں لگتی ہے؟

پیاس جسے عربی میں عطش۔ انگریزی میں تھرسٹ (THURST) کہتے ہیں۔ ایک احساس کا نام ہے۔ جو رطوبات جسمانی کی کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے پورا کرنے (یعنی پانی پینے) کی خواہش پیدا کرتا ہے۔

بظاہر یہ احساس منہ اور حلق میں مقامی طور پر ہوتا ہے۔ کہ پیاس کے وقت انکے اعصاب متاثر ہوتے ہیں۔ اور یہ خشک ہو جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں اس کا سلسلہ بھی بھوک کا سا ہے۔ کہ اعضا ایک دوسرے کی رطوبت چوستے ہیں اور اپنے ماتحت سے طلب کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ منہ اور حلق تک پہنچتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ احساس منہ اور حلق میں ہوتا ہے۔

پیاس کے لگنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ خون میں مائیت کم ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محض منہ اور حلق کو تر کر دینے سے پیاس نہیں بجھتی۔ آپ دیکھتے ہیں کہ بحالت صحت گرمیوں میں پیاس زیادہ لگتی ہے۔ جبکہ جلد کا فعل اخراجیہ بڑھ جاتا ہے۔ اور پسینہ بہت خارج ہوتا ہے۔ اور بحالت مرض ایسی بیماریوں میں پیاس زیادہ ہوتی ہے۔ جن میں اندرونی غشا کا ترشح بڑھ جائے۔ اور اعضا کا فعل اخراجیہ تیز ہو جائے۔ مثلاً استسقا۔ ذیابیطس سیلسل البول وغیرہ۔

قے

یہ ایک حرکت معدی ہے۔ جس سے اخراج غذا بلا ہضم براستہ مری ہوتا ہے حرکات شکم و حجاب حاجز (دیافرغما) بھی اسکے مددگار ہوتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں - اختیاری اور غیر اختیاری -

اختیاری قے وہ ہوتی ہے - جو کسی وقت مصلحت (فائدہ) کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے حسب منشاء کرائی جائے - اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں -

(۱) بعض لوگ تو مشّاق ہوتے ہیں - کہ جب جی چاہا - انگلی سے حلق میں تحریک کی - اور جھٹ قے کر لی - ایسے لوگوں کو بار بار ایسا کرنے سے ایک خاص ملکہ ہو جاتا ہے - نیز عادت ایک طبیعت بن جاتی ہے - اور معدہ ہر وقت مستعد رہتا ہے -

(۲) ادویات کے ذریعے سے کرائی جاتی ہے - جس سے معدے میں سوزش پیدا ہو کر اس کا فعل اخراجیہ بڑھ جاتا ہے - اور مواد کو براستہ مری خارج کر دیتا ہے -

غیر اختیاری قے وہ ہوتی ہے - جو بلا ارادہ ہو - اس کی وجہ عموماً یہ ہوتی ہے - کہ کسی سبب سے معدے میں پہلے سے سوزش موجود ہوتی ہے - اسواسطے معدہ غذا کو باہر خارج کر دیتا ہے -

مندرجہ بالا تمام باتوں سے معدہ کے افعال تین مقرر ہوئے (۱) غذا کا طلب کرنا (یعنی بھوک کا احساس) (۲) ہضم کرنا (۳) یا ہضم یا بلا ہضم مواد کا خارج کرنا - بحالت براز - یا بحالت قے -

تفصیل ہر سہ افعال کی بیان کی گئی ہے -

امعا کی ساخت اور انکے افعال

آنتیں جنکو عربی میں امعا - انگریزی میں انٹس ٹائنز INTESTINES کہتے ہیں - دو قسم کی ہوتی ہیں - **چھوٹی** اور **بڑی** - ان کی ساخت بعینہٖ معدے کی سی ہوتی ہے - اسی طرح چار طبق ہوتے ہیں -

(۱) بیرونی طرف صفاق کا استر ہوتا ہے - جو انکو ڈھانپ رکھتا ہے - اور پچھلی طرف سے پیٹھ کی ہڈی کے ساتھ باندھ رکھتا ہے - کہ حرکات سے اپنی جگہ پر قائم رہیں -

(۲) اس کے اندر عضلاتی طبقہ ہوتا ہے۔ جس کے ریشے آڑے (عرض میں) ہوتے ہیں۔ تاکہ انکے سکڑنے سے حرکات دودیہ (کیڑے کے چلنے کی سی حرکتیں) صادر ہو سکیں۔ اور انکے سبب سے مواد نیچے دھکیلا جا سکے۔

(۳) تیسرا طبقہ خانہ دار ساخت کا ہے۔ جس میں عروق دموی اور اعصاب وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

(۴) اندرونی طرف غشاء بلغمیہ (مخاطیہ) ہوتی ہے۔ جس میں کئی چھوٹی چھوٹی گلٹیاں پائی جاتی ہیں۔ جن سے رطوبت مترشح ہوتی رہتی ہے۔ جو اندرونی سطح کو تر رکھنے کے علاوہ مواد کے ہضم میں بھی مدد دیتی ہے۔ نیز اس کی سطح پر مخمل کی طرح چھوٹی چھوٹی روئیں ہوتی ہے۔ جو دراصل عروق جاذبہ کے ابھار ہوتے ہیں۔ اور ایک قسم کے خمل (شکن۔ وٹ) بھی ہوتے ہیں۔ جو گول گول حلقہ نما ہوتے ہیں۔ صانع حقیقی کا کوئی کام خالی از حکمت نہیں۔ ضرور اس میں کچھ نہ کچھ راز اور فائدہ ہوتا ہے۔ ان حلقوں کا یہ فائدہ ہے کہ معدے سے جو مواد خارج ہوتے ہیں وہ پتلے اور سیال ہوتے ہیں۔ مگر ان میں ابھی بعض اجزا قابل ہضم ہوتے ہیں۔ جو آنتوں میں ہضم ہوتے ہیں۔ یہ حلقے اس مواد کو روک رکھتے ہیں۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آنتیں جم میں پھیل سکتی ہیں۔

اسی طرح آنتوں کے پیچیدہ ہونے میں بھی حکمت ہے۔ اگر سیدھی ہوتیں۔ تو تمام مواد یک لخت خارج ہو جاتا ہے۔ جس سے دو نقص ہوتے۔ ایک تو یہ کہ بھوک بار بار لگتی۔ کیونکہ معدہ جلدی سے خالی ہو جاتا۔ اور غذائیت کم حاصل ہوتی۔ دوسرے یہ کہ بار بار پاخانہ پھرنا پڑتا۔ جو دنیاوی کاروبار میں حارج ہوتا۔ جیسا کہ اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٗ

چھوٹی آنتوں کے خواص

چھوٹی آنتوں میں (جنکو عربی میں امعاء الدقاق۔ اور انگریزی میں سمال انٹسٹائنز (small Intestines) کہتے ہیں) ایک ہضم ہوتا ہے۔ جس کو ہضم معوی

(آنتوں کا ہضم) کہتے ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ معدے سے خارج شدہ مواد میں بعض اجزاء ایسے ہوتے ہیں۔ جو معدے میں ہضم نہیں ہوتے۔ مگر ہضم ہونے پر مستعد ہوتے ہیں۔ مثلاً روغنی (چکنے) اور شحمی (چربی والے) اور نشاستہ دار اجزا وہ پہلی آنت یعنی اثنا عشری میں پونچتے ہیں۔ تو ان میں ایک تو امعاء کی ذاتی رطوبت ملتی ہے۔ اور دوسرے صفرا اور لبلبہ کی رطوبتیں بذریعہ نالیوں کے جو اثنا عشری میں کھلتی ہیں۔ شامل ہوتی ہیں۔ دیکھو شکل ہذا

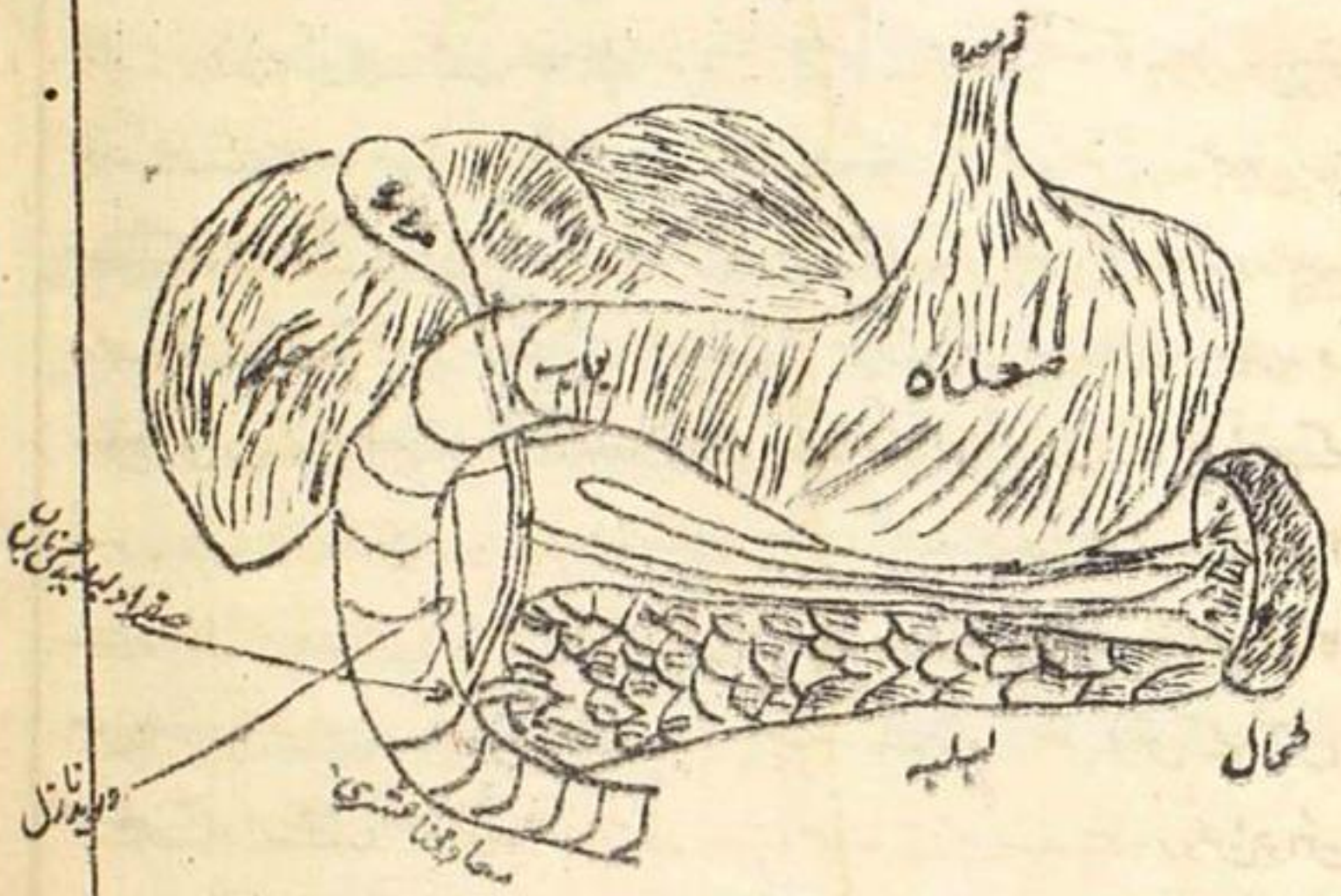

پس تینوں رطوبتیں مل کر اس مواد کو حل کرتی ہیں۔ اور ان اجزاء کو اس قابل بنا دیتی ہیں۔ کہ وہ عروق جاذبہ میں جذب ہو سکیں۔ اس تغیر سے ان کا رنگ دودھ کی طرح سفید ہو جاتا ہے۔ پھر عروق جاذبہ کیلوسیہ جنکو عروق لبنیہ (لبن بمعنی دودھ) بھی کہتے ہیں۔ رطوبت کو جذب کر کے مجری الصدر (سینے کی نالی) میں پہنچا دیتے ہیں۔ جو دل کے وریدا جوف تحتانیہ (جسے وریدنازل یعنی نیچے کی ورید بھی کہتے ہیں) میں پہنچکر دوران خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ قدما کا تو قول ہے۔ کہ امعاء کے ہضم کی رطوبت بھی جذب ہو کر معدہ کی طرح جگر میں جاتی ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ اس کا مفصل ذکر جگر کے بیان میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

علاج الامراض

گزشتہ سے پیوستہ

از حکیم محمد طیب صاحب

باب (۱)

فصل تیسری - وجع الاذن

یعنی کان کے درد کے بیان میں۔ سو واضح ہو کہ یہ بھی کوئی مستقل مرض نہیں ہے۔ بلکہ کان کی بعض امراض کی خاص علامت ہے۔ چنانچہ کان میں درد نہیں پیدا ہو سکتا۔ تاوقتیکہ اس کی اندرونی جھلی میں کسی قسم کی سوزش خراش۔ اور ورم پیدا نہ ہو۔ خواہ وہ سوزش وغیرہ کسی بیرونی چیز کے کان کے اندر پڑ جانے اور ضربہ و سقطہ کی وجہ سے پیدا ہو خواہ اندرونی تغیرات یعنی دوران اور ان خون کے کسی قسم کے فساد سے وہاں پھنسیاں یا ورم وغیرہ ظاہر ہو۔ لہذا اسکا علاج بھی باب الاورام سے ڈھونڈنا چاہئے۔ الا محض درد کو دور کرنے کے واسطے مخدرات و مسکنات کا استعمال بغیر تشخیص اسباب کے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ سو اس غرض کے حاصل کرنے کے واسطے روغن شفا جسکا نسخہ یہ ہے بہت ہی مجرب ہے۔ روغن جوائن دیسی۔ روغن پودینہ (پیپر منٹ) کافور تینوں ہموزن لیکر باہم حل کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت کان میں ایک دو قطرے ٹپکائیں علاوہ ازیں گرم گرم بھاپ کا کان میں پہنچانا بھی درد کو تسکین دینے میں مجرب ہے جس میں کسی خاص دوا کی ضرورت نہیں۔ صرف پانی کی بھاپ دینا چاہئے۔

فصل چوتھی

وجع الانف یعنی ناک کے درد کے بیان میں۔ یہ بھی کوئی مرض نہیں ہے۔ بلکہ بعض امراض کی علامت ہے۔ چنانچہ پھنسیوں ورم اور زخم وغیرہ کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن اگر ورم اور زخم اور پھنسی وغیرہ موجود نہ ہوں بلکہ یکایک

نتھنوں میں درد پیدا ہو جائے اور نتھنے خشک ہوں تو یہ ایک معتبر علامت اس امر کی ہے کہ قریب ہی وہ مریض سخت قسم کے نزلہ و زکام میں گرفتار ہو اچاہتا ہے۔ چنانچہ اگر اس وقت مریض کو پسینہ دیدیا جائے یا ادرار کرادیا جائے یا اسہال کرادیئے جائیں یا فصد کرادیا جائے تو صرف یہی فائدہ نہیں ہوگا۔ کہ درد سے آرام ہو بلکہ ایک سخت موذی مرض سے حفظ ماتقدم کا مطلب بھی حاصل ہو جائیگا۔ کیونکہ یہ علامت عام طور پر سخت قسم کی بعض امراض کی ہے۔ جیسے انفلوانزا یا نمونیا یا چیچک وخسرہ وغیرہ لیکن اگر ناک کے اندر کسی قسم کی خراش۔ سوزش۔ ورم وغیرہ ہو تو اسکا علاج امراض الادرام میں آئیگا۔

فصل پانچویں

وجع السن یعنی دانت کا درد۔ اس کے دو قسم ہیں (۱) دانت بوجہ ناصاف رکھنے کے بوسیدہ ہوکر اس میں سوراخ ہو جاتا ہے۔ چونکہ دانت اندر سے اسفنجی اور کھوکھلا ہوتا ہے۔ لہذا اس کے مسامات سے بعض اشیاء ماکولہ کی مخالف خاصیت (تاثیر) دانت کے نیچے عصب تک پہنچ جاتی ہے جس سے عصب متاثر ہوکر بے چینی کا اظہار کرتا ہے۔ وہ اشیاء عام طور پر یہ ہیں۔

ہر قسم کی ترش چیزیں۔ ہر قسم کی میٹھی چیزیں۔ ہر قسم کی سروی۔ علاوہ ان اشیاء کے ہر ایک ماکولہ چیز کا کچھ حصہ سوراخ دانت میں رہ جاتا ہے جو کہ متعفن ہوکر اپنی بُری کیفیت سے اعصاب پر موثر ہوکر درد پیدا کرتا ہے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ بہ سبب دانتوں کی میل (حفر) کے یا ورم لثہ کے دانت کی جڑھ سے مسوڑوں کا گوشت علیحدہ ہو جائے۔ اور اس طرح سے وہ غشاء باریک جو کہ دانت کی جڑوں پر پھیلی ہوئی ہے اور دانت کو اسی ذریعہ سے خوراک ملتی ہے۔ ظاہر ہو جائے۔ اور ہر چیز ماکولہ کا اثر اس پر پڑے چونکہ وہ غشاء نہایت ذی حس تھے۔ اس لئے ہر ایک سرد اور گرم چیز یا ترش اور شیریں چیز سے اسپر خلاف معمول اثر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے

علاج قسم اول کا علاج یہ ہے کہ دانت کے سوراخ کو اندر سے صاف کریں۔ اس طرح کہ گرم پانی میں تھوڑا سا سوہاگہ پھلا کیا ہوا حل کر کے یا مطبوخ برگ نیم سے یا اجوائن کے جوشاندہ سے کلی کریں پھر روئی سے دانت کے سوراخ کو بالکل صاف اور خشک کریں۔ بعدہٗ ادویہ ذیل میں سے کوئی ایک دوا جو میسر ہو سوراخ میں ڈالیں۔ دارچینی کا تیل۔ لونگ کا تیل۔ کاربالک ایسڈ۔ اجوائن کا تیل اور کافور شراب اور کافور شراب اور مصطگی چند بار ایسی کوئی دوائی استعمال کرنے سے آرام ہو جائیگا پھر آئندہ ہمیشہ دانتوں کی صفائی کا خیال رکھا کریں۔ کھانا کھانے کے بعد کلی کر کے صفائی دندان ملحوظ رکھیں۔ لیکن اگر بار بار درد پیدا ہو تو کسی دندان ساز سے دانت کے سوراخ کو بھروا دیں۔

دوسری قسم کا علاج یہ ہے کہ اگر ورم لثہ سبب ہے تو اسکا علاج کریں۔ اگر میل رحفرہ ہے تو اس کو صاف کرائیں۔ اور دانت کی غشاء جھلی پر کوئی مخدر چیز لگائیں۔ علاوہ مخدر چیز کے ایسی اشیاء کا لگانا جن سے صلابت پیدا ہو کر نزاکت غشاء رفع ہو جائے بہت معتبر ہوا کرتی ہیں۔ مخدر اشیاء یہ ہیں۔ کافور افیون۔ بدر البنج۔ مٹھا تیلیہ۔ ان میں سے خواہ کوئی چیز میسر ہو اسکا مسنون ملنا چاہئے۔ اور غشاء کو صلب کرنے والی اور اس کی نزاکت کو رفع کرنے والی ادویہ ذیل ہیں۔ نیلا تھوتھ۔ مازو۔ اقاقیا۔ مائیں۔ برگ حناء پوست کیکر۔ ان میں سے جو چیز میسر ہو باریک پیسکر ملنا چاہئے۔ چند یوم کے عمل سے آرام ہو جائیگا اور مختار ہیں کہ ایک چیز مخدر اور ایک قابض کو ملا کر مسنون بنالیں

فصل چھٹی

وجع الحلق یعنی گلے کا درد یہ بھی کوئی خاص مرض نہیں ہے۔ بلکہ بعض امراض کی علامت ہے۔ چنانچہ امراض ذیل میں عموماً گلے کے درد کی شکایت ہوا کرتی ہے (۱) نزلہ (۲) ورم حنجرہ (۳) ورم لوزتین (۴) قروح حنجرہ (۵) سعال حادہ (۶) سوزش حلق (۷) ثبور الحلق۔

فصل ساتویں

وجع الکتفین یعنی شانوں کا درد - یہ درد تین قسم پر ہے - اول وہ جو کہ ضرب یا ورم وغیرہ کی وجہ سے ہو سو اسکا علاج باب امراض الاورام اور باب امراض تصادم وغیرہ میں بیان کیا جائیگا - دوسری قسم وہ ہے - کہ بغیر اسکے کہ شانہ پر کسی قسم کا ورم یا زخم یا سوزش وغیرہ ہو - خالی درد کی تکلیف ہو سو یہ مرض نہیں بلکہ علامت کے طور پر ہے - چنانچہ دائیں شانہ میں درد کا ہونا جگر کی امراض کی علامت ہے - اور بائیں شانہ میں درد کا ہونا دل کی امراض کی علامت ہے - پس جب کوئی مریض وجع الکتف کی شکایت کرے اور اسکے شانہ پر کسی قسم کا ضربہ یا سقطہ وغیرہ واقعہ ہوا ہو تو سمجھ لو کہ یہ درد بطور شرکی ہے جو کہ امراض اعضاء باطنی دل وجگر کی وجہ سے ہے - سو فوراً ان امراض کی دیگر علامات کو دیکھنا اور مرض کو تشخیص کرنا چاہئے - اگر دائیں شانہ میں درد ہے تو جگر کی امراض کی طرف توجہ کریں - اگر بائیں شانہ میں ہے تو امراض قلب کی طرف توجہ کریں - سو جو عضو مریض ہو اسکا علاج موافق اس کی مرض کے کریں -

تیسری قسم وہ درد ہے جو کہ نہ ظاہری اسباب مثل ضرب زخم ورم وغیرہ سے ہے - اور نہ ہی دیگر اعضاء کی مشارکت مثل امراض قلب وجگر وغیرہ سے ہو بلکہ خاص اعصاب میں یا دماغ میں ایسے اسباب ہوں جن سے درد ہو - سو اس تیسری قسم کی امتیازی علامت یہ ہے کہ درد صرف شانہ میں محدود نہیں رہتا بلکہ بازو کی طرف بھی چلا جاتا ہے - خواہ کہنی تک جائے یا ہاتھوں تک مگر بہر صورت شانہ سے بازو کی طرف ضرور تجاوز کرتا ہے -

سو اس درد کے اسباب حسب ذیل ہیں (۱) بیرونی طور پر سخت سردی کا لگنا - (۲) کسی غدود اور (رسولی) کا اس عصب کو دبانا (۳) شانہ کے جوڑ کا کوئی مرض - (۴) خون کا حالت طبعی پر نہ رہنا - چنانچہ اس کی حالت غیر طبعی کسی نہ کسی عضو کی افعالی بے اعتدالی کی وجہ سے ہوتی ہے -

(باقی دارد)

گزشتہ سے پیوستہ

علم الادویہ

از حکیم احمد الدین موجد طب جدید

مجھے یہ معلوم نہیں کہ چاروں اجوائن سے اطباء کون کون سی ادویہ مراد لیتے ہیں ہاں مینے اکثر اوقات یہ دیکھا ہے اور ایسی مریضہ عورتیں میرے زیر علاج آتی رہی ہیں۔ جن کو ایسے مطبوخ پلائے گئے جن میں چاروں اجوائن بھی تھیں۔ اور ان عورتوں کو بجائے اس کے کہ مرض میں کوئی کمی ہوتی اُلٹا اثر یہ ہوا کہ ہاتھ پاؤں میں صدر پیدا ہو گیا۔ اور ٹھنوں و منہ و حلق میں خشکی وغیرہ پیدا ہو کر حالت قریب المرگ ہونے لگی۔ جس پر اس نسخہ کی ادویات منگا کر دیکھی گئیں۔ تو ان میں اجوائن خراسانی موجود پائی گئی۔ جس کی وجہ سے مریضہ کی وہ حالت ابتر ہو چکی تھی۔ ایسے ہی اور بہت سے واقعات مینے دیکھے ہیں۔ اس واسطے نہایت مناسب اور مفید سمجھکر اسپر یہ نوٹ لکھا ہے تاکہ آئندہ ہمارے دوست اس کے متعلق خیال رکھیں کہ یہ دوائی اجوائن کی قسم سے نہیں ہے۔ بلکہ اسکا نام غلطی سے اجوائن رکھا گیا ہے۔ اور یہ چیز قطعاً مدر حیض نہیں بلکہ قابض و حابس حیض ہے۔

ماہیت - یہ ایک نبات (بوٹی) ہے جس کے پتے بہت لمبے ہوتے ہیں جس کی لمبائی عموماً ۵ انچ سے ۱۰ انچ تک ہوا کرتی ہے۔ بعض پتے اس کی شاخ سے ہی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض پتوں کے نیچے ڈنٹھل ہوتا ہے۔ جو شاخ سے نکلتا ہے۔ اور اس کے سر پر پتے نکلتے ہیں۔ پتے کی شکل بیضوی کسیقدر مثلث یا مستطیل ہوتی ہے۔ پتے کے کنارے دندانہ دار ہوتے ہیں۔ مگر دندانے یکساں نہیں ہوتے بلکہ بے ڈھنگے اور بے قاعدہ طور پر ہوا کرتے ہیں۔ جن کی نچلی سطح روئیں دار ہوتی ہے۔ حتے کہ اس کی شاخوں پر بھی سفید سفید پشم یا روئی بکثرت دکھائی دیتی ہے۔ شاخوں کے اوپر اسکا پھل ایک غلاف کے اندر ہوتا ہے۔

جس غلاف کی شکل کل انار کی طرح ہوتی ہے۔ پھل کے اندر چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں۔

ذائقہ۔ تلخ اور قدرے خراشدار ہے۔ اور بو تیز اور بُری ہوتی ہے۔

مشابہت۔ یہ بروج الصنم اور دھتورہ کے قبیلے کی دوا ہے۔ مگران پر سفید روئی نہیں ہوا کرتی جو اس پر ہوتی ہے۔

اقسام۔ سفید۔ سُرخ اور سیاہ انکی ہر قسم اپنی پہلی قسم سے اپنے افعال میں زیادہ تیز ہے **حصص مستعملہ** پھول۔ پتے۔ ڈنٹھل۔ بیج اور جڑھ۔

افعال۔ مسکن۔ منشی۔ منوم۔ مخدر۔

اعضا متاثرہ۔ دماغ۔ حرام مغز۔ امعاء۔ غشاء مخاطی۔ مثانہ و دیگر اعضاء آنکھ کا ڈھیلہ۔

مواقعہ استعمال (۱) تسکین دماغ کے لئے مرض جنون و مالیخولیا اور صہر (بیخوابی) میں دی جائے تاکہ التہاب دماغی دور ہوکر مرض میں تخفیف ہو۔

(۲) مرض پیچش وغیرہ میں تسکین امعاء کے لئے

(۳) ادویہ مسہلہ کی تشنج (مروڑ) کو روکنے کے واسطے مسہلہ ادویات کے ساتھ ملادی جاتی ہے

(۴) سوزش مثانہ و سوزش غدہ قدامیہ سنگ مثانہ و ریگ مثانہ وغیرہ میں اور مرض سوزاک میں مفید ہے۔

(۵) ضیق النفس۔ کھانسی اور زنزلہ وغیرہ میں۔ غشاء مخاطی کی تسکین کیلئے۔

(۶) آنکھ میں اسکو بیرونی طور پر قطوراً اضماداً اکتحالاً استعمال کرنا صدقہ چشم (پتلی) کو پھیلا دیتا ہے۔ اور سوزش اور ورم آنکھ کی تمدد و تشنج کو دور کر دیتا ہے

(۷) مرض بحتہ الصوت (گلے کا بیٹھ جانا) میں غرغرہ کرانا یا لعوق بناکر چٹانا

(۸) ہر ایک متورم اور دردناک عضو پر اسکا استعمال ہو سکتا ہے۔ مثل وطات اور وجع مفاصل۔ ورم خصیہ وغیرہ۔

(۹) تشنجی تسکین کے لئے مرض رعشہ میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

تجربات و تحقیقات

(۱) جناب بابو اسو بھا رام صاحب حکیم تحریر فرماتے ہیں کہ تخم سرس کے بارہ میں رسالہ گذشتہ میں لکھا گیا تھا۔ سو میں نے تخم سرس کو باریک پیسکر ۴ ماشہ سے ۶ ماشہ تک پانی کے ساتھ خونی بواسیر والے کو پھکایا اس سے واقعی خون بند ہو جاتا ہے۔ اور قبض بھی مطلق نہیں رہتی ہے۔ گویا باوجود قابض و حابس خون ہونے کے قبض نہیں کرتا۔ اس واسطے بواسیر میں یہ دوائی بہت ہی مفید اور بے نظیر چیز ہے۔ اور پھر یہ بھی واضح رہے کہ صرف یہی نہیں کہ اس دوائی سے مریض کو قبض پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس میں یہ اثر بھی ہے کہ مریض بواسیر کو جو لازماً قبض ہوا کرتی ہے۔ وہ بھی اس کے استعمال سے باقی نہیں رہتی۔ اس کی نسوار بھی نزلہ کو مفید دیکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی تجربہ نہیں کیا۔

نوٹ۔ اُمید ہے کہ دیگر دوست اس کے متعلق اپنے اپنے تجربات تحریر فرماکر ممنون فرمائینگے۔

(۲) جناب حکیم فتح محمد صاحب لاہوری تحریر فرماتے ہیں کہ تخم شیشم کو میں نے دو تین مریضوں پر امتحان کرکے دیکھا تھا جسکو عرصہ چار پانچ سال کا گذر چکا ہے۔ ان میں سے ایک مریض مبروص (پھلبہری والا) تھا اور دو آتشک کے مریض تھے۔ استعمال دوائی کا زمانہ ایک ہفتہ سے دو ہفتہ تک تھا۔ چونکہ اس دوائی سے مصفی خون کا کچھ بھی فائدہ بظاہر معلوم نہ ہوا۔ اس واسطے اس کو ترک کراکر دوسری مصفی خون ادویہ کا استعمال شروع کرا دیا گیا تھا ممکن ہے کہ یہ دوا مصفی خون ہو۔ لیکن یہ سچ ہے کہ اعلےٰ درجہ کی مصفی خون ادویہ میں سے نہیں ہے اور یہ بھی کہ زود اثر بھی نہیں ہے۔ شائد بہت عرصہ استعمال کرنے سے فائدہ دکھلاتی ہو۔ سو اگر جناب ارشاد فرمائیں تو از سر نو پھر اسکا تجربہ کرنا شروع کروں یا کہ دیگر اصحاب کے تجربات دیکھ لئے جائیں۔ والسلام۔

(کام کرنے والے انسان دوسروں کی طرف نہیں دیکھا کرتے ہر ایک صاحب جدا جدا تجربات کریں۔ احمد الدین)

مراسلات

مراسلہ ۱۔ منجانب جناب حکیم بہاؤ الدین از کیمبلپور

مواد غیر صالحہ سے آپ کی کیا مراد ہے۔ کیونکہ آپ اخلاط کو تو نہیں مانتے۔ پھر آخر مادہ کیا چیز ہے۔ جسکا ذکر آپکے مضامین میں اکثر آجاتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپ منتر جنتر کے اثر سے انکار کرتے ہیں۔ صاحب کلاموں میں اثر برابر ہے۔ میں سوئی پر منتر پڑھکر خود دم کر دیا کرتا ہوں۔ سوئی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ نہ خون نکلتا ہے اور نہ زخم ہوتا ہے۔ نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ خواہ نرم سے نرم جگہ پر سوئی لگائی جائے۔

پھر میں خود درود تاج کے وہ وہ خواص دیکھ چکا ہوں جن کے بیان کرنے سے زبان قاصر ہے۔ آپ ہر ایک کلام کو فضول خیال نہ کریں۔ بلکہ ان پر یقین رکھیں۔

(ایڈیٹر) اگرچہ میں اخلاط کا قائل نہیں لیکن خون اور اسکے مرکب ہونے سے تو مجھے انکار نہیں ہے۔ کیونکہ قسم قسم کی اغذیہ جو ہم کھاتے ہیں ان سے خون بنتا ہے اور پھر وہ خون جب جزو بدن بنتا ہے۔ اس وقت اس سے کئی قسم کے فضلات علیحدہ ہوتے ہیں۔ جو قابل اندفاع و لائق اخراج ہوتے ہیں۔ انکو خارج از بدن کرنے کے واسطے بعض اعضاء مقرر ہیں جن کی کمزوری سے بعض اوقات بعض قسم کے فضلات بدن سے خارج نہیں ہوتے بلکہ خون میں ملے رہتے ہیں۔ غرضیکہ کئی طرح سے قسم قسم کے فضلات خون میں موجود ہو جاتے ہیں۔ خواہ وہ آلات انہضام کی کمزوری سے پیدا ہو جائیں یا کہ اعضائے مصفیات خون کی کمزوری سے باقی رہ جائیں۔ انکو مواد ردیہ کہا جاتا ہے۔ پس جس عضو کی افعالی بے اعتدالی سے خون میں مواد غیر صالحہ پیدا ہو جائیں۔ اسکو اعتدال پر لانے سے وہ مواد بدن سے نکل جاتے اور خون صحیح اور صاف ہو جاتا ہے

کلاموں کے اثر کے متعلق جو آپ نے مجھے یقین رکھنے کی نصیحت کی ہے۔ اس کی میں قدر کرتا ہوا عرض کرتا ہوں کہ اگر واقعی کسی کلام میں ذاتی طور پر اثر ہوا کرتا ہے تو مجھے انکار کرنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن میں افسوس سے کہتا ہوں کہ جہاں تک مینے تجربہ کیا ہے بجز ان طریقوں کے جنکا ذکر گذشتہ مضمون میں مینے لکھا ہے اور کوئی طریق موثر نہیں دیکھا جس سے ثابت ہو کہ کلاموں میں ذاتی طور پر بھی اثر ہو سکتا ہے۔ مینے جیسا کہ طبی مسائل پر بہت سے تجربات کئے ہیں۔ ویسے ہی عملیات میں بھی بہت کچھ تجربات کر کے نتائج کو غور سے دیکھا ہے۔ مگر میں صحیح اور سچ عرض کرتا ہوں کہ مینے نتائج وہی دیکھے ہیں۔ جنکا ذکر گذشتہ مضمون میں کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان عملیات کو مینے پوری پوری پابندی شرائط کے ساتھ کیا ہے۔ حتے کہ اعتقاد میں بھی کسی قسم کا شبہ نہیں رکھا۔ بلکہ نہایت صحیح اعتقاد سے کئے ہیں۔ یہاں تک کہ میرے عملیات دیکھنے والے اشخاص نے بھی مجھے ایک اعلےٰ درجہ کا عامل یقین کر لیا۔ مگر میرا دل ان کی ذاتی تاثیروں سے منکر ہے۔ کیونکہ مینے ان عملیات سے جو نتائج دیکھے ہیں درحقیقت ان نتائج کو ظاہر کرنے والے دیگر وجوہات تھے جو ہر ایک عمل کے نتیجہ پر میرے دل میں فوراً سوچ جایا کرتے تھے۔

آپ نے سوئی کے دم کرنے کا تجربہ بیان فرمایا ہے جس کے اثر کے آپ قائل ہیں۔ سو میں آپ کو سچ سچ کہتا ہوں کہ واقعی یہ تجربات آپکے صحیح ہیں۔ مینے خود سوئی کو دم کر کے بدن کے نرم سے نرم اعضاء میں لگانا سیکھا۔ اور تجربات کئے مگر افسوس کہ آپ کے نزدیک اس منتر کا اثر ہے جو آپ کو یاد ہے لیکن میرے نزدیک اس توجہ قلبی (مسمریزم) کا اثر ہے جو عامل کے دل میں اس منتر کی نسبت ہے۔ آپ آئندہ اسکا تجربہ کر کے یوں دیکھ سکتے ہیں کہ جو منتر آپ پڑھا کرتے ہیں اس کے علاوہ کوئی اور منتر خود ساختہ الفاظ میں کسی اپنے معتقد شاگرد کو سکھا دیں۔ اور اسے یقین دلا دیں کہ یہی منتر ہے جس سے میں سوئی پر دم کیا کرتا ہوں۔ پھر اس سے اس عمل کی زکوٰۃ وغیرہ نکلوا کر پھر وہ عمل کرا کر

دیکھیں کہ واقعی اس دم سے بھی سوئی درد نہ کریگی اور نہ ہی زخم سے خون نکلیگا وغیرہ وغیرہ تمام صفات اور تاثیرات وہی ہونگی جس سے ثابت ہو جائیگا کہ درحقیقت اس منتر کا ذاتی اثر نہ تھا بلکہ توجہ اور یقین کا اثر تھا - جو ہر ایک انسان کے دل میں موجود ہے - اس کے علاوہ درود تاج کا ذکر بھی آپ نے کیا ہے - لیکن تفصیلی ذکر نہیں کیا - لہذا اسپر کچھ لکھنا مناسب نہیں - البتہ اسقدر لکھ دیتا ہوں کہ درود تاج اور منتر کو آپ نے ایک ہی درجہ دیدیا ہے - جو صحیح نہیں ہو سکتا - آپ اس امر پر غور کرینگے تو خود بخود اسکا جواب آپکو سوجھ جائیگا - احمد الدین

مراسلہ ۲ بحضور عالیجناب حضرت استاذی صاحب دام ظلکم ولطفکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ ثم اما بعد بے انداز کے بعد عرض پرداز عرصہ سے بندہ ایک کار دنیاوی میں مشغول تھا - اب فارغ ہو گیا ہوں - اس لئے باقاعدہ رپورٹ بیماراں نہ درج رجسٹر کرتا رہا ہوں اور نہ انجمن کے دفتر میں نمونہ ترسیل کیا ہے - اگلی رپورٹ پر جو آپ نے نوٹ کئے ہیں فدوی انکو پڑھکر نہایت ہی مسرور ہوا ہے - اگر اسی طرح حضور نے الطاف استاذانہ جاری رکھا تو اُمید کہ بندہ جلدی سے جلدی علاج طب جدید سے واقف ہو کر ترقی حاصل کریگا - اور حضور کی عمر درازی کے واسطے ہمیشہ دعا کرتا ہوں اور کرتا رہونگا -

نیز آنکہ جواب ۱۱ مندرجہ رسالہ تبصرۃ الطبا بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء میں جو کہ حکیم سید فضل حسین صاحب کی طرف سے ہے - انہوں نے درج کیا ہے کہ حب حیات نسوان بعد میں مجھ سے منگالیں - اور اس سے مریضہ کو صحت ہوگی - اور ساتھ ہی سائل پر بھی بہت احسان جتایا گیا ہے اور یہ بھی تحریر ہے کہ بخل کو روا نہیں رکھا گیا - میں اس تحریر کو نہایت ناموزون سمجھتا ہوں - حب حیات نسوان کا اشتہار آگے بہت مشتہر ہو چکا ہے - اب رسالہ تبصرہ میں انکا نسخہ اظہار کرنا تھا - جس سے سائل اور ناظرین فائدہ اُٹھاتے نہ کہ اِسکو یعنے تبصرہ کو بھی اشتہار کا کالم سمجھکر دوائی مشتہر کر دی گئی - حضور کا حق تھا کہ اِس جگہ پر آپ خاص طور پر نسخہ اظہار کرنے کا نوٹ دیدیتے - اگر جوابات کے کالموں میں اس طرح جواب

درج ہوتے رہے - تو ناظرین کو جواب کے کالموں سے کوئی دلچسپی نہ رہے گی ناراضگی اور گستاخی معاف فرماویں - کیونکہ بوجہ ممبر انجمن ہونے کے مجھے اپنی رائے کا اظہار کرنا ضروری تھا - آئندہ حضور مالک -

(اڈیٹر) بے شک آپ کا لکھنا بجا ہے - جناب سید صاحب کو چاہیئے - کہ کہ بلا بخل نسخہ لکھدیں - جو صاحب چاہیں خود تیار کریں اور جو چاہیں سید صاحب سے منگا لیا کریں -

نمونہ رپورٹ ماہواری

(۱) جوان مرد رنگ زردی مائل نبض تیز متواتر - رنگ زبان زردی سیاہی مائل پہلے غذا چاول دب کر کھا گئی جس سے قبض ہو کر اندام میں درد اعضا شکنی پیدا ہو کر بخار ہو گیا - پہلے بھی کسی حکیم صاحب نے مسہل دیا ہے - مگر ایک اجابت ہوئی اب دوسرا دن ہے کوئی پاخانہ نہیں ہوا - اب یہ حالت ہے کہ بیمار بیہوش ہے - اور بخار زور پر ہے - مینے دیکھا کہ فعل معدہ وامعا سست ہے - اور فعل قلب بڑھا ہوا - اس واسطے سفوف مبارک ۷ ماشہ گلقند میں ملا کر دیا گیا - اوپر سے عرق بادیان الائچی پلایا گیا - (عروق سے کوئی فائدہ مدنظر نہیں تھا فقط رسم ملکی کی خاطر کی گئی) شام تک کوئی پاخانہ نہیں ہوا - پھر شام کو اتنا مقدار سفوف کی اور دی گئی - اور سر پر روئی مونگ کے آٹے کی چڑھائی گئی - صبح تک بھی کوئی اجابت نہیں ہوئی غشی زیادہ ہو گئی - آنکھیں سرخ قلب کی حرکت زور پر ہے - تپ شدید ہو گیا ہے - اب عرق گلاب میں سفوف سمی نصف رتی ملا کر استعمال کیا گیا جس سے شام تک قلب کی حرکت میں قدرے سکون ہو کر بخار کا زور کچھ سست پڑ گیا - آج شام کو گائے کے دودھ کو پھٹا کر اسکے پانی میں سفوف مبارک دیا گیا - پھر بھی صبح تک کوئی اسہال نہ آیا اطناخ خشک ہو کر بیمار کو سخت تکلیف بے چینی ہوئی - اسی وقت صابن کا شاقہ بنا کر بادام روغن سے چرب کر کے دیا گیا دو منٹ کے بعد بہت ملاظت کے ساتھ تین اسہال آ گئے - جن میں بہت سدے کی شکل میں ریوڑیاں نکلیں - ان اسہالوں کے

آتے ہی بیمار کی طبیعت بہت اچھی ہوگئی - ایک بخار باقی رہ گیا - جو کہ سفوف سمی کی نصف رتی عرق گلاب میں دو دن کے دینے سے بہت ہٹ گیا - پھر شربت نیلوفر مع عرق گاؤزبان کے ساتھ تین یوم تک دیتا رہا جس سے بیمار نے شفا پاکر تندرستی حاصل کی -

(۲) عورت عمر ۲۷ سال رنگ بدن سیاہی مائل - نبض سست - کمر میں درد رہتا ہے - اور پنڈلیوں میں اور سر میں بھی وجع رہتا ہے - اور بھوک تیز لگتی ہے عرصہ ایک سال سے حیض کی بندش ہے - تعین مرض عسر الطمث - نقص رحم -

علاج - پہلے دن سفوف مبارک ۹ ماشہ دیا گیا - جس سے خاطر خواہ اسہال آگئے - اور جو کہ درد وغیرہ کا دورہ تھا - اسکا ازالہ ہوگیا - بعدہٗ حب مفید النساء ۱۴ عدد دی گئیں - ایک شام کو دودھ کے ساتھ سوتے وقت کھانے کی ہدایت کی اور ایک صبح کو عرق جوائن کے ساتھ نگلنے کی ہدایت کی -

ہفتہ کے بعد پھر آئی - بہت خوش خرم نبض کی رفتار بھی قوی ہو چلی تھی - رنگ بشرہ بشاش تھا - اعضاء شکنی ندارد - اُس نے بیان کیا کہ ہر روز مجھے گولیوں کے استعمال سے ایک اسہال آجایا کرتا تھا - اور سوائے فائدہ کے کوئی نقصان نظر نہیں آتا - مینے وہی حب مفید النساء بالاترکیب کے ساتھ اور ہفتہ کی دیں - چہار یوم کے بعد اُسکا خاوند آیا اُس نے کہا کہ خون حیض کھل کر آگیا ہے - اور کوئی تکلیف نہیں - اب بھی گولیوں کا استعمال جاری رکھے یا نہیں - مینے ہدایت کی کہ دوران خون میں دوائی بند کر دیں - بعدہٗ استعمال کریں - خلاصہ یہ کہ بعد فراغت طہر مینے ایک گولی کھانے کی ہدایت کی جو کہ دوسرے دورہ پر بھی خون کھل کے آیا اور کوئی اعضا شکنی وغیرہ کے آثار ظاہر نہ ہوئے - بفضلہٖ ایزد حب مفید النساء سے اسنے شفا پاکر تندرستی حاصل کی - فقط

الراقم حکیم محمد عبد الرحمٰن حکیم حاذق درجہ اول از کوٹلہ مغلاں ضلع ڈیرہ غازیخاں

رپورٹ ماہواری پر نوٹ - منجانب بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ -

بھائی صاحب آپکے دوسرے علاج یعنی عسر الطمث والا میں سفوف مبارک کا دینا تو

کسی اصول کے موافق نہیں ہے۔ مگر خیر حب مفید النشار کا استعمال بہت عمدہ اور باقاعدہ علاج تھا لیکن علاج اول یعنی مریض بخار میں تو آپ نے بہت ہی غلط علاج کیا ہے۔ جو بار بار سفوف مبارک دیا گیا۔ اس کے متعلق کچھ ہدایات لکھتا ہوں یاد رکھئے۔

(۱) جب پاخانہ قبض ہو تو فعل امعا سست ہوتا ہے نہ کہ معدہ کا ایسے موقعہ پر مسہل دینا بہتر ہے۔ لیکن اگر اسہال نہ ہوں تو دوبارہ مسہل دینا مریض کو ہلاک کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ پھر اسہال نہیں ہوا کرتے۔ ایسے موقعہ پر حقنہ یا شافہ سے کام نکالنا چاہئے۔

(۲) سفوف سمی بھی ایسے موقعہ پر مفید نہیں ہوتا بلکہ سفوف بیشی دینا چاہئے تھا۔ کیونکہ حرکت قلب کو کم کرنے کے واسطے سفوف بیشی چاہئے۔ نہ کہ سفوف سمی پس آئندہ احتیاط رکھیں۔

استفسارات

سوال نمبر ۲۶۔ عرض آنکہ شدید بخار میں جو بیمار کو غشی اور ہذیان اور علامات منکرہ پیدا ہو جاتے ہیں انکا از روئے طب جدید کیا علاج کرنا چاہئے۔ جس سے فوراً وہ علامات چلی جائیں۔ یونانی اطباء تو اسوقت عموماً منزیات وغیرہ کی پٹی چڑھاتے ہیں اور دودھ بُرز کے پچھنے اور رسعوط وغیرہ کا استعمال کراتے ہیں۔ جسپر کبھی کامیاب ہوتے ہیں کبھی نہیں ہوتے۔ یہ تو اچھی طرح معلوم ہے کہ جب تک اصلی سبب کو دفع نہ کیا جائے تب تک علامات منکرہ دور نہ ہونگی۔ سو ان علامات کا اصلی سبب تو بخار کی شدت ہے یا دوسرے لفظوں میں دل کی حرکت کا نہایت قوی ہو جانا ہے۔ سو کیا اس وقت بھی سفوف سمی استعمال کرتے رہیں یا کوئی اور زود اثر علاج معلوم ہوا ہے۔ امید کہ آپ اس عرض پر نہایت غور سے توجہ مبذول فرمائینگے۔

خاکسار محمد عبدالرحمن از لوہارو مغلاں

سوال نمبر ۲۔ جملہ اطبار زمان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ہمارے ملک میں بوٹی بھنگا (گدرنا) بکثرت ہوتی ہے۔ قریباً ہر بستی اور جنگل سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ اور خداوند تعالےٰ کی کوئی پیدائش فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ لہذا اپنی اپنی معلومات و خواص بوٹی ہذا درج رسالہ فرماویں۔

خادم الحکماء لابھ سنگھ دوکاندار خریدار رسالہ تبصرۃ الاطبا

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۱۵۔ از جناب سید فضل حسین صاحب حکیم (موجد حیات نسواں) بھگتانوالہ دروازہ امرتسر

احتلام اور خواب کی فلاسفی۔ احتلام منجملہ اُن امراض سے ہے۔ جنکا تعلق اعضائے تناسل۔ غدہ قدامیہ۔ ناقلۃ المنی۔ کیسۃ المنی وغیرہ سے ہے۔ اول جب انسان اپنے ذہن میں شہوانی خیال جمع کرتا ہے۔ اور دن رات اسی میں منہمک و مصروف رہتا ہے۔ تو اُس سے دماغ و دل متاثر ہو کر خون کو اعضائے تناسل کی طرف دھکیلتے رہتے ہیں۔ جس سے اعضائے تناسل میں اجتماع خون ہو کر ایک خفیف سی سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں وہ جگہ حد سے زیادہ ذکی الحس ہو جاتی ہے۔ تمام دن کے کاروبار مشاغل سے جب عضلات تھک جاتے ہیں۔ یعنی لیک ٹک ایسڈ جو عضلات کا فضلہ ہے۔ اُن میں جمع ہو جاتی ہے۔ تو رات کو جب دوران خون ہو کر یہ ایسڈ خارج ہونے لگتی ہے۔ انسان غافل ہو کر سو جاتا ہے۔ گویا لیک ٹک ایسڈ کا عضلات میں جمع ہونا تھکنا اور اسکا زائل ہونا خواب یا نیند پیدا کرتا ہے۔ اعضائے تناسل خون کے اجتماع کو ضرورت سے زیادہ محسوس کر کے بذریعہ عضلات دماغ کو اطلاع دیتے ہیں۔ گویا اس اجتماع خون کے بارگراں کو اپنے اعلےٰ افسر دماغ سے اس کے دفعیہ یا اصلاح کے لئے رپورٹ کرتے ہیں۔ دماغ اپنے ایک ماتحت افسر قوت واہمہ کو حسب حال مقرر کرتا ہے۔ قوت واہمہ ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک صورت پیش کر دیتی ہے۔ جس سے انسان اپنی نیم بیداری

کی حالت میں ... کرتا ہے یا اسکا منصوبہ باندھتا ہے۔ تو لامحالہ ... خارج ہو جاتی ہے یہی احتلام کی فلاسفی ہے۔ اگر ... کی کثرت ہو اور کیستہ المنی اجزائے ... سے پُر ہو۔ اور ہفتہ میں ایک دو بار احتلام ہو جاتا ہو۔ تو چنداں مضر نہیں ہوتا۔ مگر یہ اخراج ... اور توہمات و خیالات شہوانی کا سلسلہ ایک مستقل صورت اختیار کرلے۔ تو اعضائے تناسل میں بجائے سوزش کے ایک خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے اعضائے مخصوصہ کی قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اور چند قطرے ... کے بھی نہیں ٹھیر سکتے۔ اعضائے تناسل بار بار کے اخراج پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مریض کی ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ ذرا سی تحریک ہوئی اور ... خارج ہو گئی کوئی جماع کا منصوبہ باندھا۔ یا کسی صورت کو شہوانی نظر سے دیکھا یا دماغ میں کوئی ایسا خیال کیا۔ دھوتی یا پاجامہ یا ہاتھ کے معمولی احساس سے جھٹ خارج ہو جاتی ہے۔ پھر یہ آفت اسی تک محدود نہیں رہتی۔ بلکہ دن بدن زیادہ ہوتے ہوتے پیشاب میں ملکر خارج ہونے لگ جاتی ہے۔ اور اعضا تناسل و اعضائے رئیسہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں گڑھ جاتی ہیں۔ دماغ چکر کھا جاتا ہے سر میں درد دل گھبراتا ہے۔ مریض سے اُٹھا بیٹھا نہیں جاتا۔ مریض کی حالت نہایت مشوش و متردد ہو جاتی ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔

پہلا تجربہ جب انسان دیدہ دانستہ جائز یا ناجائز طور پر پہلے ... کو ایک دو بار خارج کر دیتا ہے۔ اور اخراج ... کی لذت اسے معلوم ہو جاتی ہے تو اُسے ہی احتلام ہوگا۔ اگر جوان ہونے پر عمداً اس نے ... کے اخراج کی کوئی کارروائی نہیں کی۔ اور اُسے انفصال ... کی لذت معلوم نہیں۔ تو اسے کبھی احتلام نہیں ہوگا

دوسرا تجربہ جو انسان جوان ہو۔ اور اس نے جائز یا ناجائز طور پر ... کا اخراج نہ کیا ہو۔ اس کی گردن کے محیط کا دوگنا سر کے محیط کے برابر ہوتا ہے۔ یعنی ایک دھاگہ لیکر اس کی گردن کے گرد دو پھیر دیں اور پھر اُس دھاگے سے سر کی گولائی ماپیں تو برابر ہونگے۔ جس کی ... خارج ہوتی ہے۔ اسکا سر گردن کے دو پھیر سے کم ہوگا چنانچہ جتنی ... زیادہ خارج ہوئی ہو۔ اتنا ہی زیادہ کم ہوگا۔ والدین اپنے جوان ناکتخدا

بچوں کا چال چلن اِس محک پر پرکھ سکتے ہیں۔ جریان یا نقائص ... کے نطفے مستثنیٰ ہیں۔ واحفظ انّہٗ من الاسرار۔

جواب نمبر ۱۶ ۔خفقان القلب۔ دل کی غیر طبعی حرکت کا نام ہے۔ طبعی حرکت یہ ہے کہ قلب (دل) اپنی قوت جاذبہ سے سیاہ خون اوردہ کی طرف سے جذب کرے۔ اور پھیپھڑہ کی طرف روانہ کردے۔ اور پھر صاف شدہ اور سرخ خون پھیپھڑوں سے جذب کرے۔ اور بذریعہ شرائیں کے تمام جسم میں پہنچائے اور یہ طبعی حرکت جب اعتدال سے ادھر یا اودھر ہوتی ہے۔ یعنی افراط یا تفریط کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ تو دو قسم کی امراض پیدا کرتی ہے۔

(۱) اگر اعتدال سے زیادہ تیز حرکت ہو جائے تو حسب مناسبت اس تیزی حرکت کے اسی طاقت کا بخار ہو جاتا ہے۔ یعنی دل کی حرکت کے تیز ہونے سے کئی قسم کے بخار پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ خون جلد جلد وریدوں سے جذب ہو کر شرائیں میں جاتا ہے۔ اور بار بار پھیپھڑہ میں سے ہوتا ہوا جسم کی طرف جاتا ہے اس واسطے خون میں بذریعہ حرکت کے حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بدن گرم ہونے لگتا ہے۔ اور پھیپھڑہ میں حرکت زیادہ ہونے سے سانس تیز ہو جاتا ہے۔ نیز چونکہ شرائیں کے ذریعہ دل دمبدم خون کو بدن میں پہنچا رہا ہے۔ اس واسطے شرائیں کی حرکت بھی تیز ہو جاتی ہے۔ لہٰذا نبض بھی سریع اور متواتر ہو جاتی ہے پھر چونکہ شرائیں خون کو بدن میں جلد جلد منتشر کر رہی ہیں۔ لیکن اوردہ (وریدوں) میں خون کی چال حسب معمول ہے۔ اس واسطے عروق شعریہ میں اکثر اجتماع خون ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صاحب تپ کو درد اعضاء اور خصوصاً درد سر شروع ہو جایا کرتا ہے۔

(۲) اگر دل کی طبعی حرکت اعتدال سے کم ہو جائے تو بہ سبب کمزور ہو جانے دوران خون کے۔ چونکہ خون جلدی جلدی ان اعضاء میں جو اسکی صفائی کے واسطے ملازم ہیں نہیں جاتا لہٰذا ایسے شخص کا خون گندہ اور ناکارہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایسے مریضوں کو قسم قسم کی جلدی امراض ستانے لگتی ہیں۔ اور ایسے مریضوں کی

علامات یہ ہیں کہ انکی سیاہ خون والی رگیں (اوردہ) عظیم اور ممتلی ہوا کرتی ہیں۔ جوکہ بظاہر دکھائی دیتی ہیں۔ اور شرائیں باریک اور بطی الحرکت ہوتی ہیں۔ جوکہ نبض دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہیں۔

پس یہ تمہیدی مضمون لکھکر اب اصل غرض کا اظہار کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مرض خفقان بھی دل کی ایک حرکت کا نام ہے۔ جو اعتدال سے زیادہ تیز ہوتی ہے مگر جیسا کہ گذر چکا ہے یہ اس کی طبعی حرکت نہیں بلکہ غیر طبعی ہے۔ کیونکہ طبعی حرکت میں شرط یہ ہے کہ خون کو جذب کرے اور بعد جذب خون کو دفع کرے لیکن غیر طبعی حرکت میں اگرچہ قبض و بسط کی دونو حرکات تو پیدا ہوتی ہیں۔ مگر خون کا انجذاب و اندفاع پورے طور پر نہیں ہوتا۔ لہذا اس کو غیر طبعی حرکت کے نام سے موسوم کیا گیا۔ سو اگر یہ غیر طبعی حرکت اعتدال سے زیادہ ہوجائے تو اسکا نام خفقان ہے۔ اور اگر کم ہو جائے تو اسکا نام غشی ہے۔ پس خفقان کی فلاسفی صرف یہی ہے۔ کہ دل اپنے کام کو یعنی دوران خون کو طبعی حالت پر قائم نہیں رکھ سکتا۔ اس واسطے سخت کوشش کرتا ہے کہ اپنا طبعی کام سنبھال سکے۔ اس واسطے زیادہ حرکت کرتا ہے۔ مگر پھر بھی خون کا دوران قائم نہیں کر سکتا۔ اگر کبھی خون کا دوران اس کی تیزی حرکت سے تیز ہو جائے۔ تو پھر خفقان کے ساتھ بخار بھی ہوجاتا ہے۔ اور اس طرح خفقان اور بخار مرکب ہو جاتے ہیں۔

باقی رہا یہ کہ دوران کیوں قائم نہیں رہ سکتا۔ اس کے بہت سے اسباب ہیں۔ جنکا مفصل بیان یہاں مشکل ہے۔ البتہ ایک دو سبب یہاں بتلا دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اول وہ جوکہ خود قلب میں ہوں مثل ورم غشاء القلب یا اذنی القلب وغیرہ جن کی وجہ سے وہ اپنا فعل دوران خون بہ سبب ورم کے نہیں کر سکتا۔ مگر اس کمی کو تیزی حرکت سے پورا کرنا چاہتا ہے۔ دوسرا یہ کہ دل تو صحیح و سالم ہے۔ لیکن خون اپنی طبعی مقدار سے کم ہوگیا ہے۔ مثلاً فصد یا بواسیر یا کثرت حیض وغیرہ وغیرہ عوارضات سے جسم میں خون کی کمی واقع ہوگئی ہے لہذا خون کم ہونے کی وجہ سے دل میں خون نہ پورا آتا ہے۔ لیکن دل خلاف عادت کی

دیکھکر اپنی حرکت کو زیادہ کر دیتا ہے تاکہ خون زیادہ آتے جاتے مگر مجبور ہوتا ہے۔

جواب نمبر ۱ ۔ سقوط السرۃ اور التواء امعاء ایک ہی چیز ہے ۔ اور پردہ صفاق کی ایک تشنج ہے ۔ جو خود کوئی مرض نہیں ہے ۔ بلکہ بعض دیگر امراض احشائیہ کی ایک علامت ہے ۔ حقیقت حال یہ ہے کہ پردہ صفاق ایک ایسی غشاء ہے جس میں رطوبت بھری رہتی ہے ۔ اور اعضاء احشائیہ مثل جگر ۔ معدہ ۔ امعاء شانہ ۔ رحم ۔ وغیرہ پر پھیلا ہوا ہے ۔ اور پھر صرف انہیں اعضاء پر مثل سائبان کے نہیں بلکہ انکے اکثر حصص میں اندر اور باہر کی اطراف میں اس کی ڈوریاں سی جاکر اتصال پاتی ہیں ۔ اور اس طرح سے یہ پردہ خیمہ کی ڈوریوں کی طرح اعضاء احشائیہ کے لئے بطور ڈوریوں اور بندھنوں ۔ اور سہاروں کے بھی استعمال ہوتا ہے ۔ حتے کہ شرائیں بطنی اور اوردہ بطنی وغیرہ کے ساتھ بھی اسکا اتصال ہوتا ہے ۔ غرضیکہ یہ پردہ شکمی تمام اعضاء اور عروق وغیرہ کے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے ۔ جس سے ہر ایک عضو قرینہ سے اپنی اپنی جگہ پر رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔ ثرب بھی اسکا ایک حصہ ہے ۔ پس جب کبھی اعضاء احشائیہ میں کسی وجہ سے تناسب قائم نہیں رہتا تو لامحالہ اس پردہ میں کشش اور تشنج پیدا ہوتی ہے سو اس تشنجی حالت کا نام سقوط السرۃ ہے ۔ اور اعضاء احشائیہ کے تناسب میں فرق پڑنا کئی طرح پر ہے ۔ (۱) عظم کبد (۲) عظم طحال (۳) فتق (۴) ورم صلب رحم (۵) انقلاب الرحم (۶) حمل وغیرہ امراض میں جب ایک طرف زیادہ بھاری اور ثقیل ہوتی ہے ۔ تو عموماً تیز چلنے یا چھلانگ وغیرہ مارنے یا اونچی جگہ سے نیچے اُترنے یا نیچی جگہ سے اونچی جگہ پر چڑھنے سے اس ثقیل اعضاء کی طرف ایک چھٹکا لگ جاتا ہے ۔ اور اس طرح سے صفاق میں کھچاوٹ ہوکر تناسب اعضائی میں فرق پڑ جاتا ہے ۔ اور اس طرح کسی نہ کسی دوسرے عضو کے فعل میں فتور پیدا ہو جاتا ہے ۔ مثلاً پیشاب میں مثانہ کی کھچاوٹ سے اور پاخانہ میں امعاء کی کھچاوٹ سے فرق پڑ جاتا ہے ۔ اور پھر شریان اور ط بطنی یعنی شریان اور ط کا وہ حصہ جو پیٹ ہے اور خصوصاً اس کی وہ شاخ جو کہ شریان السرہ کے

ساتھ اکر ملتی ہے - اور جسکو شریان ماسار یقی اعلےٰ کہتے ہیں - اپنی جگہ سے کچھ نہ کچھ سرک جاتی ہے - کیونکہ غشاء صفاقی پر اسکا بھی یہاں تعلق ہے - گویا کہ صفاق پر اسکا ٹھیراؤ ہے - لہذا صفاق کی کشش اسپر بھی اثر کر دیتی ہے - یہی وجہ ہے کہ شریان کی آواز اور ٹکر ناف سے کچھ دور محسوس ہوا کرتی ہے -

علاج - اگرچہ عام لوگ تو اسکا علاج مالش لتاڑنا دبانا وغیرہ سے کرتے ہیں - جس سے اکثر فائدہ ہو جایا کرتا ہے - کیونکہ اعضائے احشائیہ میں قدرتی تناسب پیدا کرنے کے واسطے پردہ صفاق کی کھچاوٹ کو دور کرنا ضروری ہے اور مالش وغیرہ سے اکثر حاصل ہو جاتا ہے - لیکن یاد رہے کہ یہ اصلی اور شافی علاج نہیں ہے کیونکہ آرام آنے کے بعد پھر دوبارہ سہ بارہ یہی عارضہ ہو جاتا ہے - گویا کہ یہ عارضہ دوری اور نوبتی بن جاتا ہے - پس حقیقی اور صحیح علاج یہ ہے کہ جن امراض کے ضمن میں یہ علامت کھچاوٹ صفاق پیدا ہوتی ہو انکو تشخیص کر کے اس اصلی مرض کا علاج کرنا چاہئے - فقط - سراج الدین شادیوالیہ

جواب نمبر ۱۸ - گذشتہ رسالہ بابت ماہ اپریل اور گذشتہ سے پیوستہ رسالہ میں اور ان سے پہلے بھی اکثر حمیات کا کوئی نہ کوئی مضمون شائع ہوتا رہا ہے ان تمام مضامین کے دیکھنے اور پڑھنے کے بعد امید ہے کہ آپکا یہ سوال بہت کچھ حل ہو چکا ہو گا - لیکن تاہم آپ کی دلجمعی کی خاطر یکمشت کچھ عرض کر دیتا ہوں -

آپ یاد رکھیں کہ طب جدید میں حمیات کے خاص خاص نام نہیں رکھے جاتے بلکہ یہ صرف ایک ہی مرض ہے جسکو تپ (حمّٰی) اور بخار وغیرہ کہتے ہیں - اور جس کی علامات بدن کا معمول سے زیادہ گرم ہونا - سانس کا جلد جلد آنا نبض کا جلد جلد چلنا - اور اکثر اعضائے آلیہ بدن کا اپنے افعال میں اعتدال پر نہ رہنا ہے - پس اسکا علاج دو قسم پر ہوتا ہے - اول یہ کہ ایسی ادویہ دی جائیں جن سے دل کی رفتار کو کم کیا جا سکے یا ایسے دیگر اعمال بجا لائے جائیں جن سے تسکین قلب کا منشاء پورا ہو - چنانچہ انکا ذکر گذشتہ مضامین میں ہو چکا ہوا ہے - دوسرا طریق علاج یہ ہے کہ دل کے علاوہ دیگر تمام اعضائے جسمی کی طرف نظر

کی جائے۔ پھر جس عضو کا فعل سب سے بڑھکر غیر معتدل ہو رہا ہو۔ اس کے فعل کو اعتدال پر لایا جائے جیسا کہ میں نے موٹے موٹے اعضاء کی علامات اور ان کے اقسام گزشتہ رسالہ میں لکھدیئے ہیں۔ ان علامات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں عضو اپنے افعال میں غیر معتدل ہو رہا ہے۔ مثلاً جس بخار میں غشیان۔ تھوع اور قے ظاہر ہو سمجھ لینا چاہئے کہ معدہ کے اندر کسی قسم کی سوزش ضرور ہے۔ پس اس کے واسطے ایسا عمل یا ایسی دوائی اختیار کرنا چاہئے۔ جس سے معدہ کی سوزش اور خراش کم ہو جائے۔ لیکن اگر تپ کے ساتھ مریض کو اسہال ہو رہے ہیں تو امعاء علیا کا فعل بڑھا ہوا سمجھنا چاہئے۔ اور اگر پیچش وغیرہ ساتھ ہے تو امعاء بطنی میں خراش و سوزش سمجھنی چاہئے۔ پس معدہ و امعاء کی زیادتی فعل کو روکنے کے واسطے مسکن ادویہ کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح مثلاً اگر دیکھیں کہ باوجود تپ کے پیاس نہیں ہے۔ تو یہ معدہ کی کمی فعل پر دلالت کرتی ہے اور قبض امعاء کی کمزوری فعل کی علامت ہے۔ پس ایسے حالات میں ضروری ہے کہ معدہ یا امعاء کے فعل کو تیز کریں۔ سو اس غرض کے حصول کے واسطے معطش ادویہ تیزی فعل معدہ کے لئے اور مسہل ادویہ تیزی فعل امعاء کے لئے حسب مناسبت طبع کے دینا چاہئے۔

علیٰ ہذا القیاس تمام عملیات جو آپ کسی مریض میں پائیں ان سے اول یہ معلوم کرنا چاہئے کہ یہ علامت کس عضو کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور پھر یہ دیکھیں کہ اس عضو کے فعل کی تیزی کی یہ علامت ہے یا کہ اس کی کمزوری کی اس کے بعد اسکا علاج ضد کرنا چاہئے۔

اور یہ آپ کا سوال کہ آجکل جو بخار عام طور پر لوگوں کو ہو رہا ہے اسکا نام کیا ہے۔ یہ سوال آپ کا یونانی اور ڈاکٹری اصولوں کے ماتحت پیدا ہوا ہے جو خود ہی غلط ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص کا بخار دوسرے شخص کے بخار سے جدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی علامات اور دوسرے کی علامات میں بہت فرق ہوا کرتا ہے۔ پس کسی تپ کا علاج اس کے فرضی نام کے ماتحت کرنا سخت غلطی ہے

بلکہ علامات کے ماتحت کرنا چاہیئے۔ طبیونانی اور ڈاکٹری میں یہ خاص غلط طریق مروج ہے۔ کہ وہ لوگ امراض کا علاج انکے ناموں کے ماتحت کرتے ہیں حالانکہ یہ سخت غلطی ہے۔ اور ظاہری طور پر نظر آرہی ہے کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ مثلاً کسی شخص کو ملیریا بخار ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کو قے اور اسہال وغیرہ کی علامات ہیں۔ اب اگر کوئی بے وقوف ڈاکٹر علامات کا خیال نہ کرے بلکہ اس خیال سے کہ ملیریا فیور کے واسطے کونین ایک حکمی اور مسلمہ دوائی ہے۔ بار بار اس مریض کو کونین دیئے چلا جائے تو بتلاؤ کہ وہ مریض شفایاب ہوگا نہیں اور ہرگز نہیں۔ کیونکہ کونین اگرچہ ملیریا فیور میں نہایت مجرب اور مفید عام دوائی ہے۔ لیکن چونکہ اسکا اثر معدہ و امعاء پر سوزش ناک اور خراش کنندہ ہوتا ہے۔ اس واسطے نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر کونین زیادہ مقدار میں دی جائے گی تو مرض بڑھ جائیگا۔ لیکن اگر تھوڑی مقدار میں دی جائیگی تو مرض بڑھیگا نہیں مگر گھٹیگا بھی نہیں۔ ایسے موقعہ پر طباشیر کو اگر کونین کی جا بجاء دیا جائیگا تو مرض بہت جلد کم ہو جائیگا۔ علیٰ ہذا القیاس وہ تمام چیزیں جو کہ مسکن معدہ و امعاء ہونگی۔ وہ نہایت مفید ہونگی۔ لیکن کونین مفید نہ ہوگی بلکہ مضر ہوگی اور یہ نتیجہ ہوگا۔ ناموں کے ماتحت علاج کرنے کا اور افعال الاعضا کی طرف نہ دھیان دینے کا اسی طرح ہمارے اکثر طبیب یونانی ناموں کے ماتحت علاج کر کے نقصان اُٹھاتے ہیں۔ لیکن طب جدید میں چونکہ افعال الاعضاء کے ماتحت علاج کیا جاتا ہے۔ اس واسطے ہر ایک علامت کو دیکھکر اس ماؤف عضو کو مقرر کرنا پڑتا ہے۔ جس کے فعل کو ہم نے بالقصد متغیر کرنا ہے۔ پس آپ آئندہ امراض کے ناموں کے تہ میں اپنی عقل کو نہ خرچ کیا کریں۔ بلکہ تغیر افعال الاعضاء پر زور دیا کریں۔ یہ طریق قریب بالامن اور صحیح اور سراسر مفید طریق ہے۔ آپکا مشاہدہ بتلا رہا ہے کہ ایک ہی وبائی بخار مختلف مریضوں میں مختلف قسم کے عوارضات پیدا کرتا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ علاج نام مرض کا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ علامات مرض کے مطابق ہونا چاہیئے۔ ورنہ بجائے فائدہ کے ضرور نقصان

کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ فقط احمد الدین

جواب نمبر ۱۹۔ آپ کے جسم میں چونکہ آتشک کی وجہ سے کئی اعضاء اپنے طبعی افعال کی بجا آوری سے قاصر ہو رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مختلف قسم کی علامات ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ اور کئی عوارضات مستحکم طور پر آپکے جسم میں گھر کر چکے ہیں۔ لہذا آپ کا علاج بہت غور و فکر سے کرنے کے قابل ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ خود تشریف لے آئیں۔ اور اپنا ملاحظہ کرائیں تاکہ بہتر سے بہتر تجویز آپ کے واسطے کی جائے۔ ایسی کہنہ مرض کا غائبانہ علاج ٹھیک نہیں ہے۔ فقط احمد الدین

ضروری گذارش

چند اصحاب و کارکنندگان ممبران کا بندہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ وہ صاحب رسالہ کی توسیع اشاعت میں سعی بلیغ سے کام فرما رہے ہیں۔ جس کام کو جناب حکیم احمد الدین صاحب بانی انجمن خادم الحکمت نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ یہ ایک اہم اور طویل کام ہے۔ لہذا اس کے سرانجام ہونے کے لئے رسالہ ہذا کا ماہواری صورت میں شائع ہوتے رہنا میرے خیال میں ایک صد سے زیادہ عرصہ تک کا انتظار دکھلائیگا۔ چونکہ اس طب جدید کا حتے الامکان مجالس اطبا میں جلدی پھیلانا ضروری ہے۔ لہذا ہر ایک خریدار رسالہ اور ممبر اپنے عہد کردہ فرض کو پورا کرنے میں کوشش فرماویں۔ یعنی یہ کہ کم از کم ہر ایک خریدار کو دس نئے خریدار پیدا کرنے چاہئیں۔ تاکہ رسالہ کی اشاعت بڑھ جاوے۔ جب رسالہ کی اشاعت بڑھ جاویگی تو لامحالہ رسالہ مذکور کو پندرہ روزہ کر دیا جاویگا۔ اور اگر اس سے بھی تجاوز کریگا تو ہفتہ واری صورت میں بھی خدمت عالیہ میں پیش ہو سکتا ہے۔ جملہ اصحاب اپنی اپنی توجہ کو اس طرف مبذول فرماویں۔ تاکہ طبی دنیا توہمات اور بے سوچے سمجھے علاج کرنے کی بلائے بے درمان سے نجات پاوے۔

حکیم سراج الدین منیجر

اغراض و مقاصد

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) طب جدید و قدیم ہر قسم کے اصول علاج و تشریحات وغیرہ پر نظر کیجائے۔ اور ان میں سے خذ ما صفا و دع ما کدر کے اصل پر ہر ایک صحیح اور عمدہ بات لے لیجائے خواہ وہ طب یونانی کی تحقیقات ہو۔ یا ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ کی

(۲) تمام انتخاب کردہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں رواج دیا جائے۔

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفرد و مرکبہ جو کہ موجودہ تمام طریقہ ہائے طب کی مجوزہ و مروجہ ہیں انکا مکرر امتحان اور تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص اور فوائد اور مقدار خوراک وغیرہ کا تعین و تقرر کیا جائے۔

(۴) ہر قسم کی مفرد و مرکب ادویہ جو مجربہ و متحققہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جائے۔ اور انکی ترویج اور فروخت کے لئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں۔

(۵) مفردات کے ست۔ جوہر۔ روح۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔

(۶) علم کیمیا۔ علم جراحی۔ علم تشریح۔ اور علم افعال الاعضا کی اشاعت اور ترویج کی جائے۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جائے۔

(۷) ان تمام وسائل و ذرائع کو جو تکمیل و اصلاح اغراض و مقاصد انجمن کے متعلق معلوم و محسوس ہوں کام میں لایا جاوے۔

قواعد و ضوابط

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے اشتیاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو۔ انجمن ہذا کا ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اغراض و مقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو۔ اور اسکی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن طریقہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد و ضوابط پر کاربند ہو۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق و اتحاد کو بڑھائے اور ان کو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات و ضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفیض و مستفید کرے اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہوگا۔ اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ۔ ہاں جو شخص خوشی سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ لیگا۔ اس سے بصد شکریہ قبول کیا جائیگا۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ تمام معاملات و امورات انجمن میں اپنی ازادانہ رائے دے سکے۔ مگر بعد مشورہ ممبران جس امر پر بمنظوری بانئ انجمن فیصلہ قرار پا جائے۔ اس کے برخلاف ناراضگی کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے۔ جن میں ہر ایک ممبر شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت حصہ لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔

فرائض ممبران

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہے۔ اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں نے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط انجمن کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھے تمام امورات کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ اور میں حتےالوسع انپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ میرا نام بزمرہ ممبران لکھ لیا جاوے۔ اور اس خط پر پورا پتہ بمعہ تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں وہ حسب تحریر رسالہ ہدیتہ الاطباء اپنے زیر علاج مریضوں کیلئے باقاعدہ رجسٹر بنائیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں

(۴) جنکا باقاعدہ مطب نہیں مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہیئے۔

(۵) ہر ایک معالج کے لئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ و مصدقہ ادویہ کو زیر استعمال رکھے۔ خواہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوا فروش کے پاس رکھوائے اور پھر خواہ وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے۔ یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے

(۶) تشخیص الامراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں۔

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔